16

قبولیت دعا کے خاص ایام

(فرمودہ ۱۱ر مئی ۱۹۲۳ء)

تشہد و تعوذ اور سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے فرمایا۔

رمضان کا مہینہ باقی مہینوں میں خصوصیت رکھتا ہے۔ اور جمعہ کا دن باقی دنوں میں خصوصیت رکھتا ہے اور جمعہ کے بعد کا وقت اور خطبہ کا وقت اور نماز کا وقت یہ سب اوقات اپنے اندر خاص خصوصیتیں رکھتے ہیں۔ اور پھر ہماری جماعت بھی ایک خصوصیت رکھتی ہے۔ وہ یہ کہ باقی سب جماعتیں خدا کے پیغام اور اس کے پیغامبر کی منکر ہیں۔ ہماری جماعت نے خدا کے آخری فرستادہ کو قبول کیا ہے۔ پس آج کا دن ایک خاص دن اور آج کا وقت ایک خاص وقت اور یہ مہینہ ایک خاص مہینہ ہے۔ غرض یہ ایام خصوصیتوں کے ایام ہیں اور ان میں اس قدر خصوصیتیں جمع ہوئی ہیں کہ ان اوقات میں جو خدا کے فضل کی بارش ہو رہی ہے۔ ہمیں اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو لیلتہ القدر کی تشریح فرمائی ہے۔ اس کی وجہ سے بھی لوگوں نے آپ پر کفر کا فتویٰ لگایا ہے۔ آپ نے فرمایا ہے کہ لیلتہ القدر سے مراد مامور کا زمانہ ہے لیلتہ القدر وہ بھی ہے جو رمضان میں آتی ہے ورنہ ایک مامور ہی کا زمانہ ہوتا ہے جس میں قوموں کے عروج و زوال کے متعلق اندازہ کیا جاتا ہے کہ کونسی قوم اونچی کی جائے اور کونسی نیچی۔ مامور کا زمانہ تاریکی کا زمانہ ہوتا ہے۔ اس کے آنے سے قوموں کی قسمتوں کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔ چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کی لیلتہ القدر کو دیکھو۔ کتنی قوموں کا اس میں فیصلہ کیا گیا۔ روم کی سلطنت جو نصف حصہ دنیا پر متصرف تھی اور کسریٰ کی سلطنت جو دوسرے نصف پر اثر رکھتی تھی دونوں کے متعلق فیصلہ کیا گیا۔ یہ بلند و بالا سلطنتیں پست کی جائیں گی اور عرب کے ننگے بھوکے لوگ جو (ضب) کے کھانے والے' شراب میں مست رہنے والے۔ فتنہ و فساد کے لئے آمادہ۔ جن کے اخلاق بدترین تھے۔ دنیا میں بلند کئے جائیں گے۔ ان بداخلاقیوں میں اتنا تغیر کیا جاوے گا کہ وہ دنیا کے معلم ہو سکیں۔ ننگے پھرنے والے دنیا کے حاکم ہونگے۔ یہ رسول کریمؐ کے

زمانہ کی لیلتہ القدر تھی۔

یہ راتیں بارہا آتی رہی ہیں۔ اور امت محمدیہ کے تمام مجددوں کے زمانہ میں آتی رہی ہیں جن میں چھوٹے بڑے اور بڑے چھوٹے کئے جاتے رہے ہیں۔ لیکن ان مجددوں کے زمانہ میں لیلتہ القدر کا ظہور عظیم نہ ہوا تھا۔ جیسا کہ آج مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ میں ہوا ہے۔ اس لیلتہ القدر میں ساری دنیا کے متعلق فیصلہ کیا گیا ہے۔ اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے لئے بھی مقرر کیا گیا کہ اس زمانہ میں بھی بعض قومیں مٹائی جائیں گی۔ بعض بڑھائی جائیں گی۔

پس یہ زمانہ اپنے اندر خاص خصوصیت رکھتا ہے اللہ تعالیٰ نے ہم لوگوں کو بلااستحقاق کے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت کر دیا۔ اور اس طرح اس لیلتہ القدر میں ہونے والے فیصلہ کا بہترین حصہ ہمیں نصیب کیا۔ اب اس کے متعلق جو دوسرے انعامات ہیں۔ وہ کب ملیں گے۔ ان کا تعلق ہمارے اعمال سے ہے۔ ہمیں چاہیئے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی بعثت کے فوائد دنیا کو دکھائیں۔ اپنے نفوس میں تغیر پیدا کریں اور ان صداقتوں کو پھیلائیں جو ہمیں مسیح موعودؑ کے ذریعہ ملی ہیں۔ خدا سے دعا کریں کہ ہمیں ان صداقتوں کا وارث بنائے جن کا اس کی طرف سے وعدہ ہے۔

یہ بابرکت گھڑیاں ہیں۔ رمضان کا بابرکت مہینہ ہے۔ جمعہ کو ممتاز کر کے بیان کیا گیا ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کو چاہیئے کہ ان گھڑیوں سے فائدہ اٹھائے۔ یہ دن سال میں ایک دفعہ آتا ہے۔ پس یہ قبولیت دعا کی گھڑیاں ہیں۔ ان سے جہاں تک فائدہ ہو سکے اٹھانا چاہیئے۔

یہ سال خصوصیت سے ہماری جماعت کے لئے بہت اہم ہے اس سال میں ہماری خطرناک جنگ شروع ہے۔ اگرچہ جنگیں تو ہمیں پہلے بھی آئی ہیں مگر ایسی نہیں۔ اگر ظاہری حالات کو دیکھا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ ہمارے گرنے کے دن ہیں مگر جن جماعتوں کی زندگی خدا کے لئے ہو وہ ہلاک نہیں ہوا کرتیں۔

پس یہ خطرناک لڑائی کے دن ہیں۔ ادھر ہمیں عمائد قوم (مسلمانوں) نے اس وقت چھوڑ دیا۔ گو علماء نے ہماری مخالفت کی ہے مگر طبقہ عوام ہمارے ساتھ ہے اور انکی آنکھیں کھل رہی ہیں کہ دین کا کام کرنے والے کون ہیں۔ اور یہ ہمارے لئے خوشی کی بات ہے کیونکہ یہی طبقہ ہوتا ہے جس کے راہ پانے کی امید ہوتی ہے کیونکہ مسلمانوں کی ان حالات نے آنکھیں کھول دی ہیں کہ جو دین کی خدمت کریں۔ ان کی قدر کرنی چاہیئے۔ یہ احساس ہمارے لئے خوشی کا باعث ہے۔

گلے میں شدید درد کے باعث میں زیادہ نہیں بول سکتا۔ یہ اہم مضمون ہے۔ مگر ہماری جماعت کے لئے دعا کے مضمون کی اہمیت معلوم کرنے لئے بڑے لمبے چوڑے بیان کی ضرورت نہیں۔ تاہم

میں موقع کی اہمیت کے لحاظ سے ادھر توجہ دلاتا ہوں۔ آج بھی اور یہ رمضان کا آخری عشرہ ہے۔ اس میں خاص طور پر دعائیں کریں۔ اللہ تعالیٰ ہماری کمزوریاں دور کرے۔اور دعا کریں کہ ہم ان وعدوں کو پورا ہوتا ہوا اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں اور ہمارے ہاتھ سے اسلام کی فتوحات ہوں۔

(الفضل ۱۷ر مئی ۱۹۲۳ء)